جناب محسن شمسی

جناب محمد احمد ندوی

عالم اسلام کے احوال

الجزائر کی خونریزی :- الجزائر میں جاری سفاکی نے ایک ناقابل فہم بھیانک شکل اختیار کرلی ہے ۔ سارے ہی قانون چاہے وہ سیاسی ہوں ۔ دہشت گردی کے ہوں یا پھر بغاوت کے اس بہیمیت پر کسی کا اطلاق نہیں ہوتا ۔ اس صورت حال سے چند سوال پیدا ہوتے ہیں جن کا جواب دینا ضروری ہے کہ الجزائر میں کیا ہورہا ہے اور کون کرارہا ہے ۔ اگر حکومت کی بات مانی جائے کہ تحریک اسلامی یہ خون خرابہ مچا رہی ہے تو یہ بات قرین قیاس نہیں ۔ تحریک اسلامی اپنے خلاف کیوں عوام میں نفرت پیدا کرے گی اور اگر یہ بات مان لی جائے کہ یہ سارا خونی کھیل حکومت کے حفاظتی دستوں کا ہے جیسا کہ اسلام پسندوں کا کہنا ہے تو حکومت کو یہ بات ماننی پڑے گی کہ حالات اب اسکے قابو سے باہر ہیں ۔ بے چارے دیہاتیوں پر یہ حملے بکثرت اور خونخوار تر ہوتے جارہے ہیں ۔ لوگوں کو جانور کی طرح ذبح کیا جاتا ہے ۔ بچوں کو ٹانگ پکڑ کر دیوار پر پٹخ دیا جاتا ہے ، عورتوں کی عصمت لوٹنے کے بعد ان کو قتل کردیا جاتا ہے اور مکانوں کو مسمار ونابود کردیا جاتاہے ، یہ قتل وغارت گری کے کالے بھوت سائے کی طرح عموماً ان بستیوں پر چھاجاتے ہیں جو کسی فوجی چھاؤنی کے قریب ہوتی ہیں اور راتوں رات ہی ہولناک درندگی وبہیمیت کے مظاہرے کے بعد وہ ان ہی فوجی بیرکوں میں غائب ہوجاتے ہیں ، نہ ان کا کوئی سراغ ملتا ہے اور نہ ہی اس سفاکی اور خونریزی کی وجہ بتانے والا کوئی فرد یا گروہ ! یہ کون کرتا ہے اور ایسا کیوں ہورہا ہے ؟ یہ ایک سوال ہے جس کا جواب دینا مشکل ہے ۔ نومبر ۱۹۹۷ء کی ایمنٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ میں یہ کہا گیا ہے کہ دو جگہ تو حکومت کے فوجی موجود تھے جب کہ ان کی مدد کے لیے چیخ وپکار پر کسی فوجی نے پلک تک نہ ہلائی بلکہ بھاگتے ہوئے لوگوں کو گھیر کر واپس ہونے پر مجبور کردیا ۔ ماضی میں بھی خونی واقعات ہوتے تھے جن کی ذمہ داری انتہاپسندوں نے قبول کی مگر وہ محتاط تھے اور ان کا نشانہ اپنے کو ترقی پسند اور سیکولر کہنے والے صحافی، مصنف اور سیاستدان ہوتے تھے ۔ ان اسلام پسندوں کا مقصد یہ تھا کہ ایک اسلامی حکومت کا قیام ہو جس کے امکان کو ۶ سال قبل ہونے والے الیکشن کورد کرکے ملٹری حکومت نے ختم کردیا تھا ۔ مغرب زدہ حکومت کی منطق یہ تھی کہ اگر حکومت کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں چلی گئی جو ہر معاملے میں اپنے کو صرف خدا کے سامنے جواب دہ سمجھتے ہوں تو وہ پھر حکومت کو ہمیشہ اپنے قبضہ میں رکھنے کیلئے کوئی بھی وسیلہ استعمال کرسکتے ہیں اور یہی منطق الجزائر کیلئے

مصیبت بن گئی ۔ اب یہ بات تقریباً صاف ہوگئی ہے کہ اس وقت کی قتل وغارت گری میں حکومت کو معصوم نہیں گردانا جاسکتا بلکہ حکومت کو ملوث نہ سمجھنا حقیقت سے روگردانی ہوگی ۔ حکومت نے خاص طور سے صدر " لینامین زوروال " نے یورپین یونین کے ممالک جنکا خود الجزائر ایک تجارتی حصہ دار ہے کا مشورہ اور دہشت گردی سے مقابلہ کیلئے ہر طرح کی مدد کورد کردیا ہے۔حکومت یہ بھی نہیں چاہتی کہ وہ متعلقہ فریقوں سے کم ازکم امن پسند اور معتدل پارٹیوں سے بات چیت کرکے یہ مسئلہ حل کرلے ۔ یورپین ممالک کی یونین کے مشورہ کو ٹھکرانے کے باوجود اب جرمنی نے دہشت گردی سے مقابلہ اور دہشت گردی کے شکار مصیبت زدہ عوام کی مدد کی پیشکش کی ہے ، اور انگلینڈ نے اگرچہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد پر زیادہ زور دیا ہے یہ سب اگرچہ اندھیرے میں جگنو کی روشنی کی حقیقت رکھتے ہیں مگر اس معاملہ میں اسلامی دنیا کی گہری خاموشی سے تو بہتر ہی ہے ۔ قابل غور بات یہ ہے کہ یہ سب قتل وغارت گری الجزائر کے شمالی علاقے میں ہورہی ہے اور حکومت نے کسی طرح سے اس سے جنوبی حصہ سے جہاں زیادہ تر تیل اور معدنی کارخانے ہیں الگ رکھا ہے اس کا زیادہ اثر الجزائر کے جنوب ، مغرب اور خود الجزائر میں ہے اور مغرب کے صوبہ پر اسکا کوئی خاص اثر نہیں ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حالات اب بھی قابو سے باہر ہیں حالانکہ ۶۵ ہزار افراد نے پچھلے ۶ سال میں اپنی جانیں گنوادیں ۔ اگر چہ حکومت چاہتی ہے کہ امن وامان ہو تو اسکو پہلا قدم تو یہ اٹھانا ہوگا کہ اپنے پہلے فیصلہ کو کہ " سیاست سے زبان اور مذہب کو الگ رکھا جاسکتا ہے " واپس لینا ہوگا ۔ حکومت کو اس بات کا بھی خیال کرنا ہوگا کہ مسلم انتہاپسندوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے اسکے باوجود کہ " دہشت گردوں " کی کافی تعداد حکومت کے فوجیوں نے ختم کردی ہے۔ صدر زوروال حکومت میں تھوڑی جمہوری اصلاحات لائی ہوں گی جن میں الجزائر کے عوام پر جوش جذبات اور امیدوں کی تکمیل کے منصوبے شامل ہوں ۔ ۱۹۹۵ء میں صدر زوروال نے الیکشن جیتا تھا اور امید تھی کہ وہ امن قائم کریں گے مگر ابھی تک ان کا وقت دہشت گردی سے مقابلہ کرنے میں گذر گیا اور کچھ حاصل نہیں ہوا ، اب انکو زیادہ شمولیت والی سیاست کو بروئے کارلانے کیلئے اقدام کرنا چاہئیں۔ لیکن کیا حکومت انصاف پسندی کے ساتھ امن چاہتی ہے ؟ بہت سے الجزائری حکومت کو ذمہ دار ٹھہراتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مسلح اسلامک گروپ میں حکومت کے جاسوسوں اور فوجیوں نے راستہ بنالیا ہے جو یہ سب کرتے ہیں اور اسلام پسندوں پر اس کا الزام لگاتے ہیں ۔ غرضیکہ ایک دوسرے پر الزام تراشی اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتی جب تک غیر جانبدارانہ طور پر الجزائر کی مدد کرکے یہ پتہ نہ لگایا جائے کہ آخر یہ سب کیا ہورہا ہے ؟ کون ہے اس سب کا ذمہ دار ؟ اس کا پتہ لگانا ہی الجزائر کی سب سے بڑی مدد ہوگی ۔